Ready to Print

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **urdu**
Catagory **current affairs**

کوس􏰀ر اور منی بس

ہمارے پاکستان میں جہاں سفر کے لئے مناسب انتظامات بھی موجود ہیں تو وہیں پرانا نظام بھی بڑی دھوم سے رائج ہے، پرانے نظام سے مراد کوئی بیل گاڑی یا اونٹ کی سواری کی بات نہیں ہو رہی بلکہ میں ان سواریوں کی بات کر رہا ہوں جسے کوسٹر یا منی بس جیسے نام دیئے جاتے ہیں، ان سواریوں کی بات ہی کچھ نرالی ہے یہ نئی نویلی دلہن کی طرح سجی ہوتی ہیں طرح طرح کے پھول اور رنگ برنگے عکس انکے اندر اور باہر کو خوبصورت کیئے ہوتے ہیں کبھی کبھی تو ان پر عجیب و غریب قسم کے پیغامات اور اشعار بھی تحریر ہوتے ہیں، جیسے محنت کر حسد نہ کر، جلنے والے تیرا منہ کالا، وغیرہ اور یہ جھومتی ہوئی لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پہچاتی رہتی ہے، اس طرح کی گاڑیوں کے ڈرائیور پرانے گانوں کے بڑے دلدادے ہوتے ہیں اگر آپکی طبیعت صحیح نہیں یا آپ پریشان ہیں تو کچھ وقت کے لئے سب کچھ بھول جایئے کیوں کہ اب جو پرانے گانے فل آواز میں آپکی کانا کھینچی کریں گے تو آپ سب کچھ بھولنے والے ہی ہیں، اور اگر آپ کسی پرانے گانے کی تلاش میں ہیں اور وہ گانا نہیں مل رہا صرف دھن ہی یاد ہے تو آپ ان گاڑیوں میں سفر کریں آپکو کھویا ہوا گانا ضرور مل جائے گا۔ بدقسمتی سے ان گاڑیوں کے لئے کوئی ایئرپورٹ نہیں بنتے ورنہ انکی رفتار کسی جہاز سے کم نہیں ہوتی، آپکو چڑھنا ہے یا اترنا ہے بس نے تو رکنا نہیں ہے وہ آپکی خدمت میں تھوڑا سا بریک لگائے گی باقی آپکی صلاحیت پر ہے، اگر اتر گئے تو ٹھیک ورنہ میری طرح اسٹاپ کا انتظار کرتے رہیں وہاں اتر کر پھر واپس پیدل چلتے جایئے۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ معلوم نہیں کہ یہ ڈرائیور حضرات کہاں سے اتنی خطرناک ٹریننگ لیتے ہیں کیا انکو موت کے کنویں میں ٹریننگ دی جاتی ہے یا یہ لوگ پہلے وہاں گاڑی چلاتے تھے، اگر آپنے ایسی گاڑی میں سفر کیا ہے تو آپکو احساس ہو گا کہ یہ صرف چل ہی نہیں رہی بلکہ جھومتی ہوئی چل رہی ہے۔ میرے ایک دوست ملحد ہے وہ خدا کو نہیں مانتے ایک بار مجھ سے ملنے آئے بیٹھے ان سے سفر کے بارے میں پوچھا کہ سفر ٹھیک رہا آپکا؟ تو کہنے لگے خدا کا شکر ہے

Web page converted to PDF with the PDFmyURL **PDF creation API**!
PDFmyURL

خیر آفیت سے تیج کیا میںنے حیرت سے پوچھا کہ تم خدا اولوماتے ہی نہیں ہو پھر اسکا شکر یسے ادا کر رہے ہو؟ کہنے لگا شاہ صاحب ابھی ابھی اس بس میں مجھے احساس ہوا کہ کوئی ہے جس نے مجھے یہاں خیر و آفیت سے پہنچایا ورنہ یہ بس تو آج پوری تیاری میں تھی۔

اس طرح کی گاڑیوں میں ایک بہتریں بات یہ بھی ہے کہ ان میں عورتوں کے لئے آگے کی سیٹیں مخصوص ہوتی ہیں ،تاکہ انہیں کسی قسم کی پریشانی یا مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے، کراچی میں تو مینے یہاں تک بھی دیکھا ہے کہ بس کے آگے والے حصے میں ایک پارٹیشن لگا ہوتا ہے تاکہ کوئی مرد اس طرف جا بھی نہ سکے، کوئی شک نہیں یہ ہمارے معاشرے کا ایک بہتریں عمل ہے جو دوسرے معاشروں کے لئے ایک مثال ہے۔

لیکن کبھی کبھی اس میں ایسی مناظر بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو جہالت اور درندگی کی عکاسی کرتے ہیں، چند جاہل اور وحشی لوگ کچھ مفادات کی خاطر چلتی بس پر فائرنگ کر دیتے ہیں معلوم نہیں کہ انکے ہاتھ کیوں نہیں کانپتے کیا وہ نہیں دیکھتے اگر ایک بس میں پچاس یا سو لوگ سوار ہیں تو اسکا مطلب کہ پچاس یا سو خاندان کچھ لمحے لے لئے جڑ گئے ہیں کتنا حسین اور پر امن منظر ہوتا ہے جب کچھ اجنبی لوگ بڑے ہی پیار سے ایک دوسرے پر اعتماد کیئے ہوئے ایک ہی منزل کی طرف سفر کر رہے ہوتے ہیں، اس وقت وہ ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں ایک دوسرے کا اعتماد و یقین ہوتے ہیں، اس دنیا میں آج بھی لوگ اجنبیت کو بھلا کر اپنے پن کی طرف قدم بڑھانے سے نہیں ہچکچاتے، لیکن کچھ وحشی صفت لوگ اپنے ناپاک ہاتھوں اور غلیظ ارادوں سے اس پورتا کو ضایع کر دیتے ہیں۔

کیا یہ لوگ اتنے خود غرض ہو گئے ہیں جو اپنی چند خواہشات کی تکمیل کی خاطر زندگیوں سے یوں کھیلتے ہیں جیسے کوئی اپنے کھلونوں سے کھیل رہا ہو،

ابھی چند روز قبل کراچی پریس کلب کے نزدیک ایک بس کو آگ لگا دی گئی، میں ان دہشتگردوں کا شکر گزار ہوں کہ اس مرتبہ انہوں نے کسی زندگی کو نشانہ نہ بنایا، لیکن ہو نہ ہو یہ کوئی کھیل تماشے کی بات تو ہے نہیں کہ بس کو کہیں کھڑا کیا اور پھر آگ لگا دی، جہاں تک میں سمجھتا ہوں تو یقیناً یہ واقعہ بھی کسی مفاد کی صورت میں سامنے آیا ہو گا، جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا آرہا ہے یہ دہشتگرد اپنے مفادات کی خاطر معصوم زندگیوں کو اجاڑنے میں کوئی کسر نہیں جانے دیتے، خدا جانے کہ ان لوگوں

Web page converted to PDF with the PDFmyURL PDF creation API!

کے دلوں پر کیا پڑدے پڑے ہیں کہ انکو معصوم گھروں کی اجڑی داستانیں کیوں سنائی نہیں دیتیں، اپنے لخت جگر کے جنازے پر رونے والی ماؤں کی سسکیاں انہیں کیوں رست وخیز نہیں کرتی، کیا انہیں نہیں دِکھتا کہ ایک فرد کی موت سے پورا خاندان سنسان ہو جاتا ہے، کیا یہ نہیں جانتے کہ ایک بے گناہ انسان کا قتل تمام انسانوں کے قتل کے مترادف ہے ، حضرت عیسیٰؑ ایک موقعہ پر ایک خاص گروہ کے لئے فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے اور قرآن کریم میں بھی اسی طرح کی آیت موجود ہے صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ترجمہ : (یہ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے (اردو ترجمہ جالندھری) ۔ ایسا نہیں کہ یہ لوگ جسمانی طور پر اندھے یا بہرے ہیں در حقیقت یہ عقلی اور روحانی طور پر اپنی سماعت اور بصارت کھو چکے ہیں ۔ اللہ رب العزت اپنے تمام انسانوں کی حفاظت فرمائے ، آپ بھی اپنا خیال رکھیئے گا اور یہ بھی کہ زخمی صرف جسم نہیں ہوتا بلکہ دل بھی ہوتا ہے لہٰذا اپنی شخصیت کو دوسروں کے لئے باعثِ رحمت اور سلامتی بنائیں یہ ہی ہماری پہچان ہے اور یہ ہی ایک مسلماں کی معاشرتی بنیاد ہے۔

Article Link http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2133
Join us on facebook https://www.facebook.com/mirfatehalishah

www.mirfatehalishah.com

Web page converted to PDF with the PDFmyURL **PDF creation API**!

PDFmyURL